بچے کا نام عظیم رکھنا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عظیم نام رکھنا کیسا ہے؟ اگر کسی شخص کا نام عظیم رکھا ہے تو کیا اس نام کے ساتھ عبد کا لگانا ضروری ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عظیم نام رکھنا جائز ہے، اور اس کے ساتھ "عبد" لگانا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ نام اگرچہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ہے، مگر اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہیں ہے، اور بندوں کے حق میں اس کا معنیٰ کچھ اور مراد ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے حق میں کچھ اور۔

درمختار میں ہے

"وجاز التسمیۃ بعلی ورشید وغیرھما من الاسماء المشترکۃ ویراد فی حقنا غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی"

ترجمہ: علی، رشید اور ان کے علاوہ اسمائے مشترکہ کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسماء سے) جو معنیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنیٰ مراد لیے جائیں گے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 688,689، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی مصطفویہ میں ہے "بعض اسماء الٰہیہ جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں جیسے اللہ، قدوس، رحمن، قیوم وغیرہ، انہیں کا اطلاق غیر پر کفر ہے، ان اسماء کا نہیں، جو اس کے ساتھ مخصوص نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم، حی وغیرہ۔" (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 90، شبیر برادرز، لاہور)

نوٹ: بیٹے کا نام رکھنے کے حوالے سے بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ حدیث پاک میں نام محمد رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے۔ اور پھر پکارنے کے لیے ساتھ میں کوئی اچھا نام مثلاً عظیم رکھ لیجیے۔

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

کنزالعمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”من ولدله مولودذكرفسماه محمداحبالي وتبركاباسمي كان هوومولوده في الجنة“

ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنزالعمال، جلد16، صفحہ422، حدیث: 45223، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے

”قال السيوطي: هذاأمثل حديث وردفي هذاالباب وإسناده حسن“

ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ688، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے ”بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ691، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

الفردوس بماثورالخطاب میں ہے ”تسموابخياركم“ ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثورالخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث: 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4231

تاریخ اجراء: 23 ربیع الاول 1447ھ/17 ستمبر 2025ء